رحم مادر کا اُجرت پر حصول، ہم جنسیت کا فتنہ، مصنوعی طریقہ ہائے تولید، اسپرم بنک: تصور اور مسائل، رحمِ مادر میں بچیوں کا قتل، گھریلو تشدد، بوڑھوں کے عافیت کدے، پلاسٹک سرجری اور عام تباہی کے اسلحے کا استعمال شامل ہیں۔ ان مسائل پر تحقیقی انداز میں بحث کے ساتھ ساتھ اسلام کا نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح وقت کی ایک اہم ضرورت پوری کی گئی ہے۔(عمران ظہور غازی)

پاکستان سے بنگلہ دیش، شریف الحق دالم۔ ناشر: جمہوری پبلی کیشنز، ۲۴- ایوانِ تجارت روڈ، لاہور۔ فون: ۳۶۳۱۴۱۴۰-۰۴۲۔ صفحات: ۵۱۶۔ قیمت مجلد: ۵۸۰ روپے۔

۱۹۷۱ء میں، آخرکار متحدہ پاکستان ایک داخلی انتشار اور بھارتی جارحیت کے نتیجے میں دوٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا، مشرقی پاکستان، بنگلہ دیش بن گیا۔ یہ کتاب تب پاکستانی فوج کے بنگالی نژاد میجر (بعدازاں کرنل اور سفیر) کی ایک بھرپور جنگی وسیاسی رُودادِ زندگی کا باب ہے، جس میں انھوں نے کوئٹہ چھاؤنی سے فرار ہوکر، خود اپنی پاکستانی فوج کے خلاف لڑنے کے لیے ہندستان پہنچنے کی اسکیم بنائی۔ اس ضمن میں کتاب کے حصہ اوّل اور دوم (ص ۱۹-۱۶۲) کو پڑھتے ہوئے قاری ایک ہوش ربا جاسوسی ناول کا ذائقہ چکھتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فوجی زندگی سے باہر کا پروپیگنڈا کس طرح خود فوج کے کڑے نظم وضبط میں افسروں اور جوانوں کو بھی متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نسلی قوم پرستی کی تیز آنچ نے میجر دالم کی حسِ عدل کو اس طرح مفلوج کیا کہ وہ مارچ ۱۹۷۱ء کے اواخر میں پاکستانی فوج کے جوابی آپریشن کی مبالغہ آمیز داستانوں پر تو آج بھی یقین رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنی کتاب میں ایک سطر بھی ان مظلوم غیر بنگالی پاکستانیوں کے لیے نہیں لکھ سکے، جنھیں یکم مارچ سے ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء تک عوامی لیگیوں اور خود پاکستانی مسلح افواج کے باغی بنگالیوں نے بے دریغ قتل کیا تھا، مظلوم عورتوں کی بے حُرمتی کی، لُوٹ مار مچائی اور ننگِ انسانیت فعل انجام دیے۔ جسے لسانی قوم پرستی کا شیطانی جنون کہا جاسکتا ہے۔

کتاب کا حصہ سوم (ص ۱۶۳-۲۵۲) قدرے مختصر ہے۔ یہ حصہ مصنف کے شعور میں پیوست دوقومی نظریے پر مبنی مسلم قومیت کے آثار نمایاں کرتا ہے، جب وہ سرزمینِ ہند پر ہندستانی مسلح افواج اور خفیہ ایجنسیوں کے اس امتیازی رویے کو دیکھنا شروع کرتے ہیں۔ دالم کو قدم قدم پر احساس ہوتا ہے کہ یہ علیحدگی، آزادی سے زیادہ بھارتی غلامی کی طرف جھکاؤ کے رنگ میں رنگی

جارہی ہے، یا اسے بھارتی غلامی کی زنجیر میں باندھ دیا جائے گا۔

حصّہ چہارم (ص ۲۵۳-۴۵۰) شریف الحق دالم جیسے فوجی آفیسر کی سیاسی حساسیت، جمہوریت واشتراکیت کے گہرے مطالعے، تاریخ کے وسیع فہم اور روزمرہ سیاسیات کے تضادات کا ایک ایسا ریکارڈ پیش کرتا ہے کہ صاحبِ تصنیف کی سنجیدگی اور بے لوثی کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ اس مرکزی حصّے میں وہ تفصیل سے بتاتے ہیں کہ شیخ مجیب کس طرح روزِ اوّل سے پوری قوم کو اپنی اور بھارتی غلامی میں لے جانے کے لیے سرگرم کار تھا، جب کہ عوامی لیگ کے غنڈا عناصر پورے ملک میں لُوٹ مار اور ظلم کا بازار گرم کیے ہوئے تھے۔ اسی طرح وہ بتاتے ہیں کہ کس طرح بنگالی ہٹلر مجیب کو اقتدار سے ہٹانے کا منصوبہ ۱۵؍اگست ۱۹۷۵ء کو کامیابی سے ہم کنار ہوا۔ پانچواں حصّہ (۴۵۱-۵۱۶) مجیب کے خاتمے کے بعد کی ریاستی صورت حال کے اُتار چڑھاؤ کو واضح کرتا ہے۔

یہ کتاب دراصل خوابوں کے بننے اور بکھرنے کی دستاویز ہے، جس میں مصنف نے بڑی روانی اور مشاقی سے تاریخ کا ایک ایسا ریکارڈ مطالعے کے لیے فراہم کردیا ہے، جو اپنے دامن میں عبرت کا درس رکھتا ہے۔ خاص طور پر پاکستان میں علیحدگی پسند عناصر کے لیے تو یہ کتاب قطب نما کے مصداق ہے۔ تاہم اس کتاب کے کئی مقامات محلِ نظر ہیں، جن میں وہ سیکولرزم، اسلام، سوشلزم اور پاکستان کے موضوعات کو زیر بحث لاتے ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت یہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ اسے ایک بنگلہ دیشی قوم پرست (بنگالی قوم پرست نہیں، کیونکہ بنگلہ 'دیشی قومیت' بہرحال دو قومی نظریے کی شکل میں زندگی کی جنگ لڑ رہی ہے) نے لکھا ہے جو پہلے پاکستانی تھا، مگر بعد میں پاکستان کے خلاف لڑا، اور اسی پس منظر ہی میں اس نے بہت سے واقعات کی تعبیر کی ہے، یا انھیں پیش کیا ہے۔ رانا اعجاز احمد نے کرنل (ریٹائرڈ) شریف الحق دالم کی کتاب Untold Facts کا بہت رواں ترجمہ کیا ہے، لیکن بنگلہ زبان سے ناواقفیت کے باعث، بنگالی الفاظ کو متعدد جگہ درست طور پر نہیں پیش کیا جاسکا، مگر اس کمی کا کتاب کے مجموعی تاثر اور تاثیر پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ پاکستانی تاریخ کے تکلیف دہ باب کا یہ تکلیف دہ مطالعہ کئی سبق رکھتا ہے۔ (سلیم منصور خالد)